بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر حافظ منیر احمد خاں☆

اردو شاعری میں احادیث کی تلمیحات

(۳)

حالی﴿م ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۴ء﴾

۱۔ جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر   تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور   کہیں زندہ گاڑ آتی تھی وہ اس کو جاکر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی   جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کے ہاں لڑکی ہو۔ اور وہ اسے زندہ گاڑے، نہ اسے ذلیل خیال کرے اور نہ اولاد نرینہ سے حقیر جانے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔(۱)

۲۔ ڈرایا تعصب سے ان کو یہ کہہ کر   کہ زندہ رہا اور مرا جو اسی پر
ہوا وہ ہماری جماعت سے باہر   وہ ساتھی ہمارا نہ ہم اس کے یاور
نہیں حق سے کچھ اس محبت کو بہرہ   کہ جو تم کو اندھا کرے اور بہرہ

جو شخص (امام کی) اطاعت چھوڑ دے۔ اور جماعت سے الگ ہو جائے۔ اور (اسی حالت میں) مر جائے۔ تو وہ کافر کی موت مرتا۔ اور جو شخص کسی نامعلوم جھنڈے کے نیچے لڑے۔ جو تعصب کے سبب سے کینہ رکھتا ہو۔ یا اپنی قوم کی طرف بلاتا ہو۔ یا اپنی قوم کی مدد کرتا ہو۔ پھر وہ شخص (اس لڑائی میں) مارا جائے۔ تو وہ منکر کی موت مرا۔ اور جو کوئی میری امت پر چڑھائی کرے اور

☆ اسسٹینٹ پروفیسر، سندھ یونیورسٹی، جامشورو۔

برے بھلے کو (بلا تمیز) مارتا جائے اور ایمان کو نہ بچائے اور جس کے ساتھ (سلامتی کا) عہد ہو چکا ہو اس کے عہد کو پورا نہ کرے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور نہ میں اس سے (تعلق رکھتا) ہوں۔(۲)

۳۔ خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کس کے گر آفت گذر جائے سر پر پڑے غم کا سایہ نہ اس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہل زمیں پر خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

لا یرحم اللّٰہ من لا یرحم الناس، ارحموا من فی الارض یرحکم من فی السماء (۳)

جو شخص بندوں پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ رحم کرو جو زمین میں ہے، تم پر رحم کرے گا جو آسمان میں ہے۔

ایک اور حدیث ہے کہ رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو۔ تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ رحم (خونی رشتہ) رحمٰن سے پیوستہ ہے۔ پس جو اسے جوڑے گا۔ اللہ اسے جوڑے گا۔ جو اسے قطع کرے گا اللہ اسے قطع کرے گا۔(۴)

۴۔ شریعت کے احکام تھے وہ گوارا کہ شیدا تھے ان پر یہود و نصارا
گواہ اس کی نرمی کا قرآن ہے سارا خود الدین یسر نبی نے پکارا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی کام پر (متعین کرکے) بھیجتے تو فرماتے: اچھی اچھی باتیں سنایا کرنا اور بری باتیں نہ بتایا کرنا۔ اور آسانی سکھاؤ، مشکل میں مت ڈالو۔(۵)

۵۔ بچایا برائی سے ان کو یہ کہہ کر کہ طاعت سے ترک معاصی ہے بہتر
تورّع کا ہے ذات میں جن کی جوہر نہ ہوں گے کبھی عابد ان کے برابر
کرو ذکر اہل ورع کا جہاں تم نہ لو عابدوں کا کبھی نام واں تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک شخص کی عبادت اور ایک شخص کی پرہیزگاری کا ذکر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پرہیزگاری کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔(۶)

۶۔ بنانا نہ تربت کو میری صنم تم نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم

یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے۔ اللہ کا غضب ان لوگوں پر بہت سخت ہوگا۔ جو

اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنائیں گے یعنی ان کی پرستش کریں گے۔(۷)

۷۔ اگر بھولتے ہم نہ قول پیغمبر کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور معین اس کا ہے خداوند داور

جو شخص کسی ایمان دار کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے خدا اس کی قیامت کے دن کی کوئی تکلیف اس سے دور کرے گا۔ جو کسی تنگ دست کی تنگی رفع کرے۔ خدا اس کی دنیا اور آخرت کی تنگی رفع کرے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا خدا اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا اور خدا انسان کا معاون رہتا ہے۔ جب تک وہ اپنے بھائی کا معاون رہے۔ اور جب لوگ خانہ خدا میں جمع ہو کر خدا کی کتاب پڑھتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں تو خدا ان کو تسکین دیتا ہے اور ان پر اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے۔ فرشتے ان کے آگے پیچھے پھرتے ہیں اور جو ان میں سے خدا کے نزدیک ہوں۔ ان سے خدا ان کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کو اس کے عمل پیچھے ڈالے اس کا نسب اسے آگے نہیں لے جاسکتا۔(۸)

۸۔ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو جہاں دیکھو اپنا اسے مال سمجھو

حکمت کی بات ایمان دار کی گم شدہ چیز ہے۔ جہاں ملے اس کا حق ہے۔(۹)

۹۔ سکھائی انہیں نوعِ انسانی پہ شفقت کہا ہے یہ اسلامیوں کی علامت
وہ جو حق سے اپنے لئے چاہتے ہیں وہی ہر بشر کے لئے چاہتے ہیں
امیر اور لشکر کی تھی ایک صورت فقیر اور غنی سب کی تھی ایک حالت
لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا نہ تھا جس میں چھوٹا بڑا کوئی پودا

ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوذرؓ کو دیکھا کہ ان پر یمن کی چادر تھی۔ اور ایسی ہی ان کے غلام پر۔ میں نے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے: یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں نیز خادم۔ خدا نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے پس جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو۔ تو جو کچھ وہ خود کھاتا ہے۔ اس میں سے اسے بھی کھلائے۔ اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے بھی پہنائے۔ اور کام کاج میں انہیں اتنی تکلیف نہ دے کہ وہ دب جائیں اگر انہیں سخت کام دے تو خود بھی ان کی مدد کرے۔(۱۰)

۱۰۔ امیروں کو تنبیہ کی اس طرح پر کہ ہیں تم میں جو اغنیا اور تونگر

اگر اپنے طبقے میں ہو سب سے بہتر بنی نوع کے ہوں مددگار ویاور
نہ کرتے ہوں بے مشورت کام ہرگز اٹھاتے نہ ہوں بے دھڑک گام ہرگز
تو مردوں سے آسودہ تر ہے وہ طبقہ زمانہ مبارک ملے جس کو ایسا
یہ جب اہل دولت ہوں شرار دنیا نہ ہو عیش میں جن کو اوروں کی پروا
نہیں اس زمانے میں کچھ خیر و برکت اقامت سے بہتر ہے اس وقت رحلت

اذاکان امراؤکم خیارکم، اغنیاؤکم سمحاء کم و امورکم شوریٰ بینکم فظھر الارض خیر لکم من بطنھا، واذاکان امراؤکم شرارکم و اغنیاؤکم بخلاؤکم و امورکم الیٰ نسائکم، فبطنھا خیرلکم من ظھرھا۔ (۱۱)

جب تم میں سے بہترین اشخاص تمہارے امیر ہوں۔ اور تم میں سے جو غنی ہوں وہ سخی ہوں۔ اور تمہارے کام باہم مشورے سے ہوتے ہوں۔ تو زمین کا باہر اس کے اندر سے تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور جب تم میں سے بدترین شخص تمہارا امیر ہو۔ تم میں سے جو غنی ہوں وہ بخیل ہوں۔ اور تمہارے کام عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا اندر (یعنی قبر) اس کے باہر (زندہ رہ کر چلنے پھرنے) سے تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۱۔ غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی

ابوداوؑد نے ایک انصاری کا حال لکھا ہے۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ اور پھر حسب فرمان اونٹ کی کھال جو رات کو اس کے گھر میں اوڑھنے بچھونے کا کام دیتی تھی اور پانی پینے کا پیالہ حاضر کیا۔ اور یہی اس کے گھر کا کل اثاثہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نیلام کے طور پر بیچا۔ دو درہم وصول ہوئے۔ ایک کا غلہ اس کے گھر بھیجا گیا۔ دوسرے کی کلہاڑی خریدی گئی۔ جس کا دستہ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ڈالا اور اسے جنگل سے لکڑی لانے کی ہدایت فرمائی۔ اس سے پیچھے وہ اچھی طرح گزارہ کرنے لگا۔ (۱۲)

۱۲۔ وہ بکر اور ثعلب کی باہم لڑائی صدی جس میں آدھی انہوں نے گنوائی
قبیلوں کی کر دی تھی جس نے صفائی تھی اک آگ ہر سو عرب میں لگائی

نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ　　کرشمہ اک اُن کی جہالت کا تھا وہ

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاہلیت کے ایام میں یعنی اسلام کے زمانے سے پیشتر ثعلبہ کے بیٹوں نے فلاں شخص کو مار ڈالا تھا۔ پس اس سے ہمارا بدلہ لے دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ اور فرمایا کہ بیٹے کے قصور کا بدلہ ماں سے نہیں لیا جائے گا۔ (۱۳)

۱۳۔ خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہباں　　ہو گلے کا جیسے نگہبان چوپایاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یکساں　　نہ تھا عبد و حر میں تفاوت نمایاں

آگاہ ہو کہ تمہارے لئے پڑا ہوا مال خواہ کسی ذمی (یعنی غیر مسلم رعیت جس کے ساتھ امن کا عہد ہو چکا) کا ہو۔ حلال نہیں۔ الاّ (اس کی مقدار اس قدر قلیل ہو کہ) مالک کچھ پرواہ نہ کرے۔ (۱۴)

۱۴۔ کہا چھوڑ دیں گے سب آخر رفاقت　　ہوں فرزند وزن اس میں یا مال و دولت
نہ چھوڑے گا پر ساتھ ہرگز تمہارا　　بھلائی میں جو وقت تم نے گزارا

یتبع المیت ثلثة فیرجع اثنان، و یبقی معه واحد، یتبع اهله و ماله و عمله، فیرجعه اهله و ماله و یبقیٰ عمله۔ (۱۵)

میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اس کے لواحقین، اس کا مال، اور اس کے اعمال۔ پس دو تو واپس آجاتے ہیں، اور ایک پیچھے رہ جاتی ہے۔ یعنی لواحقین اور مال واپس آجاتے ہیں۔ اور اعمال پیچھے رہ جاتے ہیں۔

۱۵۔ غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے　　فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے

دو نعمتیں ہیں کہ ان میں اکثر لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایک تندرستی، دوسری کاروبار سے فراغت۔ (یعنی ان کی قدر نہیں کرتے)۔ (۱۶)

۱۶۔ وہ ملک اور ملت پہ اپنی فدا ہیں　　سب آپس میں ایک اک کے حاجت روا ہیں
اولوا العلم ہیں ان میں یا اغنیا ہیں　　طلب گار بہبود خلق خدا ہیں
یہ تمغا تھا گویا کہ حصہ انہیں کا　　کہ حب الوطن ہے نشاں مومنیں کا

حب الوطن من الایمان۔ (۱۷)

۱۷۔ جھکا حق سے جو جھک گئے اس سے وہ بھی رکا حق سے جو رک گئے اُس سے وہ بھی

افضل الاعمال الحب فی اللّٰہ و البغض فی اللّٰہ۔ (۱۸)

سب سے افضل عمل خدا کے لئے دوستی رکھنا اور خدا کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔

۱۸۔ دین کہتے ہیں جسے وہ خیر خواہی کا ہے نام ہے مسلمانو، یہ ارشادِ رسول ﷺ انس و جاں

ان الدین النصیحۃ۔ (۱۹)

بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے۔

۲۰۔ جماعت کی عزت میں ہے سب کی عزت جماعت کی ذلت میں ہے سب کی ذلت

من فارق الجماعۃ و استذل الامارۃ لقی اللّٰہ ولا وجہ لہ عندہ۔ (۲۰)

جس شخص نے جماعت چھوڑی اور امیر کی ذلت کی تو اللہ سے ملاقات کے وقت اس کی کوئی عزت نہ ہوگی۔

۲۰۔ کیا پوچھتے ہو کیوں کر سب نکتہ چیں ہوئے چپ سب کچھ کہا انہوں نے پر ہم نے دم نہ مارا

من صمت نجا۔ (۲۱) جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

۲۱۔ غنیمت ہے صحت، علالت سے پہلے فراغت، مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی، بڑھاپے کی زحمت سے پہلے اقامت، مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت جو کرنا ہے کرلو تھوڑی ہے مہلت

اغتنم خمسا قبل خمس، شبابك قبل هرمك و صحتك قبل سقمك و غناءك قبل فقرك و فراغك قبل شغلك و حياتك قبل موتك۔ (۲۲)

غنیمت جانو پانچ کو پانچ سے پہلے۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے صحت کو بیماری سے پہلے، دولت کو محتاجی سے پہلے، فراغت کو مشغلے سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔

۲۲۔ سفر جو کبھی تھا نمونہ سقر کا وسیلہ ہے اب وہ سراسر ظفر کا

السفر قطعۃ من العذاب۔ (۲۳)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

۲۳۔ غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی   کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی
خبر تاکہ لو اس سے اپنی پرائی   نہ کرنی پڑے تم کو در در گدائی
طلب سے ہی دنیا کی گریاں یہ نیت   تو چمکو گے واں ماہِ کامل کی صورت

من طلب الدنیا حلالا استعفافا عن المسئلة و سعیا علی اهله و تعطفا علی جاره لقی اللّٰه تعالیٰ یوم القیامة و وجهه مثل القمر لیلة البدر۔ (۲۴)

جو شخص جائز ذریعے سے روپے اس لئے کمائے کہ وہ بھیک مانگنے سے بچے اور بال بچوں کے لئے کوشش کرے اور اپنے پڑوسیوں پر مہربانی کرے، ایسا شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

۲۴۔ یہی ہے عبادت، یہی دین و ایماں   کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

خیر الناس من ینفع الناس۔ (۲۵)

آدمیوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔

۲۵۔ درِ فیض حق بند تھا جب نہ اب کچھ   فقیروں کی جھولی میں اب بھی ہے سب کچھ

رُبَّ اشعث مدفوع بالا بواب لو اقسم علی اللّٰه لا برہ۔ (۲۶)

بہت لوگ پریشان، موئے غبار آلودہ، دروازوں پر سے ڈھکیلتے ہوئے، اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھابیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دے۔

۲۶۔ فتنے کو جہاں تک ہو دیجئے تسکیں   زہر اگلے کوئی تو کیجئے باتیں شیریں
غصہ غصے کو اور بھڑکاتا ہے   اس عارضے کا علاج بالمثل نہیں

ان اللّٰه یحب الرفق فی الامر کله۔ (۲۷)

بیشک اللہ نرمی کو پسند کرتا ہے ہر کام میں۔

من یحرم الرفق یحرم الخیر۔ (۲۸)

جو شخص نرمی سے بے نصیب ہوا، وہ ہر خیر سے بے نصیب رہا۔

۲۷۔ باڑھ پر تلوار کی چلنا نہیں شاق اس قدر جس قدر ثروت میں ہے دشوار پانا اعتدال
ہے عجب دنیا میں نعمت درمیانی زندگی فقر کی ذلت سے اور ثروت کے فتنے سے بری

قاربوا و سددوا۔ (۲۹)

میانہ روی اختیار کرو اور راہِ راست پر چلو۔

۲۸۔ خوشامد میں ہم کو وہ قدرت ہے حاصل کہ انساں کو کرتے ہیں ہر طرح مائل
کہیں احمقوں کو بناتے ہیں عاقل کہیں ہوشیاروں کو کرتے ہیں غافل
کسی کو اتارا کسی کو چڑھایا یونہی سیکڑوں کو اسامی بنایا

احثوا فی وجوہ المداحین التراب۔ (۳۰)

مداحوں (خوشامدیوں) کے منہ میں خاک ڈالو۔

۲۹۔ جانتے ہیں آپ کو پرہیزگار عیب کوئی کر نہیں سکتے اگر
رکا ہاتھ جب بن گئے پارسا تم نہیں پارسائی، یہ ہے نارسائی

ان من العصمة ان لا تجد (۳۱)

۳۰۔ یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت بڑھا جانب بو قبیس ابر رحمت
ادا خاک بطحا نے کی وہ ودیعت چلے آتے تھے جس کی دینے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

عن خالد بن معدان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم انادعوة ابراهیم ابی و بشریٰ عیسیٰ بن مریم ورات امی حین حملت بی انه خرج منها نور اضائت له بصری من ارض الشام(۳۲)

حضرت خالد بن معدانؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہوں، میری والدہ نے دیکھا جس وقت میں ان کے بطن مبارک میں آیا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے بصریٰ جو ارض شام میں واقع ہے چمک اٹھا۔

۳۱۔ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

عن جابر بن عبداللّٰه يقول ماسئل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم شيأ فقال لا ۔ (۳۳)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے کوئی چیز مانگنے پر انکار نہیں کیا۔

۳۲۔ یہ کہہ کر کیا علم پر ان کو شیدا کہ ہیں دور رحمت سے سب اہل دنیا

قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الا ان الدنيا ملعونة و ملعون مافيها الا ذكر اللّٰه وماوالاه او عالم او متعلم ۔ (۳۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کہ دنیا اور دنیا کی چیزیں قابل نفرت ہیں بجز ذکر خدا کے اور جو اس سے ملتا جلتا ہو اور بجز عالم اور متعلم کے۔

۳۳۔ نبی کا نام ورد زباں رہے جب تک سخن زباں کے لئے اور زباں دہاں کے لئے

اللهم ارزقنى حبك و حب من ينفعنى حبه عندك ۔ (۳۵)

اے اللہ! مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی جس کی محبت تیرے یہاں مجھے نفع دے۔

۳۴۔ دوزخ ہے گر وسیع تو رحمت وسیع تر لا تقنطوا جواب ہے ہل من مزید کا

لا تقنطوا کے لئے دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث اور ہل من مزید کے لئے ابراہیم ذوق کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۳۵۔ مقصود اپنا کچھ نہ کھلا لیکن اس قدر یعنی وہ ڈھونڈتے ہیں جو پایا نہ جائے گا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث۔

۳۶۔ ذرہ ذرہ ہے مظہر خورشید جاگ اے آنکھ، دن ہے، رات نہیں

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۳۷۔ وادئ عشق میں موسیٰ کو ہو گر رخصت دید ہاتھ کٹوائیں جو پھر کفش و عصا یاد رہے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث۔

۳۸۔ ملتیں رستوں کے ہیں سب ہیر پھیر سب جہازوں کا ہے لنگر ایک گھاٹ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج اگر حضرت موسیٰؑ زندہ ہوتے تو اس وقت ان پر بھی میرا اتباع لازم ہوتا۔(۳۶)

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں گے، تو باوجود اپنے وصف نبوت اور عہدہ نبوت پر قائم رہنے کے اس وقت وہ بھی آپ ﷺ ہی کی شریعت کا اتباع کریں گے۔(۳۷)

۳۹۔ اے سب سے اوّل اور آخر جہاں تہاں حاضر اور ناظر

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۴۰۔ وہ امت، لقب جس کا خیر الامم تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین لوگ میرے دور کے ہیں پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد ہوں گے۔(۳۸)

۴۱۔ سلیمان نے کی جس کی حق سے تمنا

دیکھیں حکیم مومن خاں مومن کے شعر نمبر ۳ کی حدیث۔

۴۲۔ حمیم آب و زقوم کھانا ہے جن کا

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا، زقوم کے درخت سے اگر ایک قطرہ دنیا کے سمندروں میں ٹپکا دیا جائے تو تمام دنیا کی معاش تباہ ہو جائے پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کی غذا ہی زقوم ہوگی۔(۳۹)

سید علی حیدر نظم طباطبائی ﴿م ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء﴾

ا۔ کیا ہے دستگیری کا جو وعدہ تیری رحمت نے کلیجا ہاتھ بھر کا ہوگیا امیدواروں کا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث۔

۲۔ نہیں ہے شرک، سجدہ کی جہت، مشرق ہو یا مغرب
سمجھتا ہے اگر تو ایک مرجع سب اشاروں کا

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ آتے وقت اپنی سواری پر نوافل پڑھتے تھے، سواری خواہ کسی طرف متوجہ ہوتی تھی اس کے بعد ابن عمرؓ نے بطورِ استدلال آیت: **وللّٰہ المشرق و المغرب فاینما تولوا فثم وجه اللّٰہ** پڑھی (۴۰)

۳۔ کرم ادنیٰ پہ اعلیٰ سے زیادہ ہے تعالیٰ اللہ گلوں سے پیشتر نشو و نما ہوتا ہے خاروں کا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث۔

۴۔ لایلام المرء فی حب العشیرۃ یاد رکھ پھر ملامت بھی کرے کوئی تو کچھ پروانہ کر

یہ اس حدیث کے الفاظ ہیں:

لا یلام المرء فی حب العشیرۃ۔ (۴۱)

۵۔ علائق میں پھنسا کیوں، جلوہ گاہ قدس سے آکر بتا اے نظم آخر بھیس کیوں تو نے بدل ڈالا

حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا، اللہ کی تسکین وہی اور اطمینان بخشی سے اگر کسی کو تسکین قلبی اور اطمینان خاطر حاصل نہ ہو تو اس کا سانس حسرت دنیا میں ہی نکلتا ہے، اور جو لوگوں کے مال کی طرف چشم تمنا سے دیکھتا ہے اس پر غم چھایا رہتا ہے اور جو شخص خیال کرتا ہے کہ کھانا پینا اور لباس ہی اللہ کی نعمت ہے (ہدایت ایمان اور جنت نعمت خداوندی ہے) تو اس کے اعمال (حسنہ) کم ہو جاتے ہیں اور عذاب سامنے آموجود ہوتا ہے۔ (۴۲)

صوفی محمد اکبر خان بجولوی ثم میرٹھی ﴿م ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳﴾

۱۔ قندیل میں اک نور ترا جلوہ فشاں تھا آدم تھا نہ حوا تھی، زمین تھی نہ زماں تھا

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ۱ کی حدیث۔

۲۔ رب ارنی کہہ تو دیا اٹھتے ہی پردہ تھے ہوش فراموش، وہاں ہوش کہاں تھا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث۔

۳۔ کیا صفت اے آفتاب سبحاں ہو تیری اک اشارے میں ترے شق القمر ہونے لگا

دیکھیں میر سوز کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۴۔ نبیوں میں اس کی شان کالبدر فی النجوم ختم الرسل خطاب ہے نامدار کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دوسری انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک

خوب صورت قصر ہو اس کی عمارت حسین ہو لیکن ایک اینٹ (لگانے) کی جگہ اس میں چھوڑ دی گئی ہو دیکھنے والے آ کر اس کے گرداگرد گھومتے ہوں اور اس کے حسن تعمیر پر تعجب کرتے ہوں لیکن (ساتھ ہی) یہ بھی کہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پس اس ایک اینٹ کے مقام کو میں نے درست کر دیا اور مجھ پر پیغمبروں کا خاتمہ ہو گیا۔(۴۳)

۵۔ اے شمر بند کر دیا آل نبی پہ آب کم بخت پاسِ ساقی کوثر نہیں رہا

دیکھیں انشاء اللہ انشا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۶۔ داغِ عشق خاتم پیغمبراں لے جائے گا بے نشاں تھا دل مرا اچھا نشاں لے جائے گا

دیکھیں شعر نمبر ۴ کی حدیث۔

۷۔ ہے جسم محمد ﷺ سراجاً منیرا کہ ہے شان میں جس کی ذکرا کثیرا

دیکھیں انعام اللہ یقین کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۸۔ خدا نے ہماری ہدایت کی خاطر محمد ﷺ کو بھیجا بشیراً نذیرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو چھ چیزیں عطا فرما کر (دوسرے انبیا پر) فضیلت دی گئی۔ ۱۔ جوامع الکلم (الفاظ جامع مختصر جو زیادہ معانی کو حاوی ہو) دیئے گئے۔ ۲۔ (دشمن) پر رعب (ڈال کر اس کے) ذریعے سے میری مدد کی گئی۔ ۳۔ میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔ ۴۔ زمیں کو میرے لئے مسجد اور طہارت بنا دیا گیا۔ ۵۔ مجھے سب لوگوں کی طرف (ہدایت کے لئے) بھیجا گیا۔ ۶۔ مجھ پر (سلسلۂ) انبیا کا خاتمہ کر دیا گیا۔(۴۴)

۹۔ خدا دانا بینا ہے ہر نیک و بد کا کہ ہے ذات اس کے سمیعا بصیرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ محبوب و مقرب، منصف حاکم ہو گا اور قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ مبغوض اور سخت ترین عذاب کا مستحق ظالم حاکم ہو گا۔(۴۵)

۱۰۔ خدا نے محمد ﷺ کی امت کو بخشی وہ جنت، صفت جس کی ملکا کبیرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کم ترین مرتبہ والا جنتی وہ ہو گا جو اپنے باغات کو بیویوں کو خادموں کو اور تختوں (مسہریوں) کو ہزار برس راہِ مسافت سے دیکھے گا اور اس کو آخری کنارے اس طرح نظر آئے گا جس طرح قریب ترین حصہ نظر آئے گا۔(۴۶)

۱۱۔ مکاں موتیوں کے، حسیں حور و غلماں ہوا ٹھیک شمسا ولا زمہریرا

ابن مبارک نے بیان کیا اور عبداللہ بن احمد نے بھی زوائد میں تخریج کی ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا جنت سکون بخش ہے نہ اس میں گرمی ہے نہ سردی۔(۴۷)

۱۲۔ قرآں میں وصف کرتا ہے خلاق دوجہاں اے رے مرتبہ ترے خلق عظیم کا

دیکھیں قلندر بخش جرأت کے شعر نمبر ۳ کی حدیث۔

۱۳۔ ساقی کوثر ادھر بھی چشم الطاف و کرم ایک مدت سے ہوں تشنہ شربت دیدار کا

دیکھیں انشا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۱۴۔ قم اللیل الا قلیلا ندا تھی گوار نہیں تھا ملال محمد ﷺ

سعید بن ہشام کا بیان ہے میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گیا اور عرض کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بتائیے۔ فرمایا کہ تو قرآن نہیں پڑھتا، میں نے عرض کیا پڑھتا کیوں نہیں ہوں، فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام شب کے متعلق فرمائیے۔ فرمایا کیا تو یا ایھا المزمل نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا پڑھتا کیوں نہیں ہوں فرمایا اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے قیام فرض کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ سال بھر تک رات کو قیام کرتے رہے یہاں تک کہ پاؤں سوجھ گئے۔ سورت کے آخر میں تخفیف نازل فرما دی اس کے بعد قیام شب نفل ہو گیا۔(۴۸)

۱۵۔ فرش پر یارب ہب لی امتی کہتے ہیں وہ عرش سے لا تقنطوا کہتا ہے رحمٰں دیکھ کر

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث۔

۱۶۔ ھوالباقی ھو السبحان ھوالاول ھوالاخر فکل من علیھا فان، ھو الاول ھو الآخر

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۱۷۔ جل گیا طور گرے غش میں جناب موسیٰ ہے تجلی تری یا خالقِ سبحاں آتش

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھنگلی کے آخری جوڑ پر انگوٹھا رکھتے ہوئے یہ آیت فلما تجلی ربه للجبل جعله دکاو خرموسیٰ صعقا تلاوت کی اور فرمایا بس اتنی (تجلی ہوئی تھی) کہ پہاڑ آہستہ آہستہ چلا (یعنی لرزہ) اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر

گئے۔(۴۹)

۱۸۔ فدا اکبر ہو محبوب خدا پر یہی ہے راہ تسلیم و رضا کی
دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۶ کی حدیث۔

مولانا بیدم شاہ بیدم وارثی ﴿م ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء﴾

۱۔ یہ ہے ادنیٰ وصف کمال محمد ﷺ کہ ہے عرش زیر نعال محمد ﷺ
دیکھیں خواجہ میر اثر کے شعر نمبر ۱ کی حدیث۔

۲۔ ہر قطرے میں دریا کی موجیں نظر آتی ہیں ہر بندے کی صورت میں مولیٰ نظر آتا ہے
کیا پوچھتے ہو ان کے جلوؤں کی فراوانی ہم دیکھ نہیں سکتے اتنا نظر آتا ہے
دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ۱ کی حدیث۔

۳۔ جن آنکھوں نے خدا کو دل میں بے پردہ نہ دیکھا ہو
وہ دیکھیں شمع کا فانوس میں روپوش ہو جانا
دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ۱ کی حدیث،

۴۔ رگ جاں سے ندا دی، گوشۂ دل میں نظر آئے
کہاں وہ جلوہ گر تھے اور ان کو ہم کہاں سمجھے
دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۵۔ تزئین شب اسریٰ دیکھی تو ملک بولے کیا آج خدا کے گھر مہمان نرالا آیا ہے
دیکھیں امیر مینائی کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۶۔ ہمارا کچھ نہ ہونا لاکھ ہونے کے برابر ہے چلے دنیا سے ہم شیدائے ختم المرسلین ہو کر

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يومن احد كم حتى اكون احب اليه من والده و ولده و الناس اجمعين۔ (۵۰)

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اپنے بیٹے، باپ اور تمام لوگوں

سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

علامہ محمد اقبال ﴿م ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء﴾

۱۔ وہ صاحب تحفۃ العراقین ارباب نظر کا قرۃ العین

جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ (۵۱)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

۲۔ کھول آنکھ زمین دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ ایام جدائی کے ستم دیکھ جفا دیکھ
بے تاب نہ ہو معرکۂ بیم ورجا دیکھ

الایمان بین الخوف والرجاء۔ (۵۲)

ایمان، خوف اور امید کے مابین ہے۔

۳۔ بوے یمن آج بھی اس کی ہواؤں میں ہے رنگ حجاز آج بھی اس کی نواؤں میں ہے

انی لاجد نفس الرحمٰن من قبل الیمن۔ (۵۳)

یمن کی طرف سے مجھے خدا کی خوشبو آتی ہے (حضرت اویس قرنی وہیں کے تھے)

۴۔ عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے

لولاك لما خلقت الا فلاك۔ (۵۴)

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو میں ۔نوں کو (بھی) پیدا نہ کرتا۔

۵۔ عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی جہنم میں یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے، نہ ناری ہے

ان اللّٰہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔ (۵۵)

بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں اور کاموں کو دیکھتا ہے۔

۶۔ دوئی ملک ودیں کے لئے نامرادی دوئی چشم تہذیب کی نابصیری

من کان ذالسانین فی الدنیا جعل اللّٰہ له یوم القیامة لسانین من

نار۔ (۵۶)

جو شخص دنیا میں دو زبان والا یعنی (منافق) ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے قیامت میں دو آتشیں زبانیں بنائیں گے۔

۷۔ تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف۔ (۵۷)

بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔

۸۔ اگرچہ زر ہے زمانے میں قاضی الحاجات جو فقر سے ہے میسر تونگری سے نہیں

ان لکل امة فتنة و فتنة امتی المال (۵۸)

بیشک ہر امت کیلئے ایک فتنہ مقرر ہے اور میری امت کے لئے فتنہ مال ہے (مال دولت کی وجہ سے جو فتنے کھڑے ہوتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔)

۹۔ مدعا تیرا اگر دنیا میں ہے تعلیم دیں ترک دنیا قوم کو اپنی نہ سکھلانا کہیں

لا رھبانیة فی الاسلام۔ (۵۹)

اسلام میں رہبانیت (ترک دنیا) نہیں ہے۔

۱۰۔ گیسوے تاب دار کو اور بھی تاب دار کر ہوش و خرد شکار کر، قلب و نظر شکار کر

اے اللہ تو اپنے اندر اور بھی کشش پیدا کر دے تاکہ لوگ تیری محبت میں اپنا ہوش و خرد اور قلب و نظر سب کچھ کھو بیٹھیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت کا دار و مدار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع داری پر موقوف ہے جس کا ذکر نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۶ میں گزر چکا ہے۔

۱۱۔ غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں پہناتی ہے درویش کو تاج سردارا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۴ کی حدیث۔

۱۲۔ افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

دیکھیں قلی قطب شاہ کے شعر نمبر ۳ کی حدیث۔

۱۳۔ دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

دیکھیں سید علی حیدر نظم طباطبائی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث۔

مولانا حسرت موہانی ﴿م ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء﴾

۱۔ لاؤں کہاں سے حوصلہ آرزوے سپاس کا
جب کہ صفات یار میں دخل نہ ہو قیاس کا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث۔

۲۔ اک خلش ہوتی ہے محسوس رگ جاں کے قریب
آن پہنچے ہیں مگر منزل جاناں کے قریب

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۳۔ روشن جمال یار سے ہے انجمن تمام دہکا ہوا ہے آتش گل سے چمن تمام

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۴۔ ہر طرف ہیں عیاں نقوش جمال دیدنی ہے نگارخانہ روح

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۵۔ نہ ہو اس کی خطا پوشی پہ کیوں ناز گنہگاری نشان شان رحمت بن گیا داغ سیہ کاری

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث۔

۶۔ ہر رضائے یار سے نزدیک ہم رہے امیدوارِ وعدۂ یعطیک ہم رہے

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی الٰہی میری امت (کو بخش دے) میری امت (کو بخش دے) اور رونے لگے اللہ نے حکم دیا جبرئیل، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر کہہ دے کہ تیری امت کے معاملے میں ہم تجھے راضی کر دیں گے تجھ کو دکھ نہ دیں گے۔ (۶۰)

ایک اور حدیث ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی امت کی شفاعت کروں گا (اور اللہ ان کو بخش دے گا) یہاں تک کہ میرا رب ندا دے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ (اب) راضی ہوگئے، میں عرض کروں گا ہاں میرے رب میں راضی ہوگیا۔ (۶۱)

۷۔ پھر آپ کہاں رہیں، کہاں ہم کچھ دن کے ہیں اور میہماں ہم

کونوا فی الدنیا اضیافاً۔ (۶۲)

دنیا کے لئے مہمان کے طور پر ہو جاؤ۔

سیماب اکبر آبادی ﴿م ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء﴾

۱۔ پایا تجھے حدود تعین سے ماورا منزل سے کچھ نکل کر ترا راستا ملا

عن ابی سعید الخدری عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لو ان الجن والانس والشیاطین والملائکۃ منذ خلقوالی ان فنوا صفا واحدا ما احاطوا باللّٰہ ابدا۔ (۶۳)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر جن و بشر اور شیاطین و ملائکہ سب آغاز آفرینش سے (آخری) لحۂ حیات تک یک قطار ہو کر (اللہ تعالیٰ کا معاینہ کریں تو) کبھی اللہ کا احاطہ نہ کر پائیں گے۔

۲۔ کہتے ہیں جس کو موت ہے اک بیخودی کی نیند
اس کو فنا کہاں ہے جو تجھ پر فنا ہوا

شہید چونکہ ایک طرح سے زندہ ہے اس لئے اللہ نے اسے بہت سے انعامات سے نوازا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔

ان الشہداء اذا استشہد وانزل اللّٰہ جسداً کاحسن جسد ثم یقال لروحہ ادخلی فیہ فینظر الی جسدہٖ الاول مایفعل بہ ویتکلم فیظن انہم یسمعون کلامہ وینظر الیہم فیظن انہم یرونہ حتی تاتیہ ازواجہ من الحور العین فیذہبن بہ۔ (۶۴)

شہدا جب شہید ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک نہایت عمدہ جسم میں ان کو اتارتے ہیں اور روح کو حکم ہوتا ہے کہ لوگ میرا کلام سنتے ہیں اور مجھے دیکھتے ہیں اسی حالت میں حوریں اس کے پاس آتی اور اس کو آخر لے جاتی ہیں۔

۳۔ ساری دنیا ہو ناامید تو کیا مجھے تیرا ہی آسرا ہے ہنوز

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۴ کی حدیث۔

۴۔ کمالِ علم و تحقیق مکمل کا یہ حاصل ہے ترا ادراک مشکل تھا، ترا ادراک مشکل ہے

دیکھیں شعر نمبر ۱ کی حدیث،

حافظ جلیل حسن جلیل مانک پوری ﴿م ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء﴾

۱۔ پردہ نہ تھا وہ صرف نظر کا قصور تھا دیکھا تو ذرے ذرے میں اس کا ظہور تھا

ایک حدیث میں ہے۔

اللّٰھم نور السمٰوت والارض۔ (۶۵)

اے اللہ تو آسمان اور زمین کا نور ہے۔

۲۔ سچ تو یہ ہے آگ ہوتی ہے رقابت کی بری تجھ کو موسیٰ نے جو دیکھا، طور جل کر رہ گیا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھنگلی کے آخری جوڑ پر انگوٹھا رکھتے ہوئے یہ آیت۔ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا۔ تلاوت کی اور فرمایا بس اتنی (تجلی ہوئی تھی) کہ پہاڑ آہستہ آہستہ چلا (یعنی لرزہ) اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر گئے۔ (۶۶)

۳۔ توکل کا یہ منشا ہے کہ اطمینان پیدا کر نہ ہو سامان کا پابند، یا سامان پیدا کر

عن عمر بن الخطابؓ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لو انکم توکلون علی اللّٰہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر، تغدو خصاصا و تروح بطانا۔ (۶۷)

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ میں نے خود سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرارہے تھے اگر تم لوگ اللہ پر ایسا بھروسہ کرلو جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے (یعنی کامل بھروسہ کرلو) تو اللہ تم کو اسی طرح رزق عطا فرمائے گا جس طرح پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس آتے ہیں۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدخل من امتی سبعون الفابغیر حساب ھم الذین لایسترقون ولا یتطیرون و علی ربھم یتوکلون۔ (۶۸)

حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو منتر نہیں کراتے، شگون نہیں کرتے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۴۔ موسیٰ پہ ہے اے جلوۂ جاناں عبث الزام تجلی جو گرے لائے کوئی تاب کہاں تک

دیکھیں شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

مولانا ظفر علی خان ﴿م ۱۳۷۵/ ۱۹۵۶ء﴾

۱۔ ہم اب سمجھے کہ شاہنشاہِ مل لامکاں تو ہے بنایا اک بشر کو سرورِ کون و مکاں تو نے

دیکھیں میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی احادیث۔

۲۔ مئے لاتقنطوا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں یہ مستوں کو بخشی ہے حیاتِ جاوداں تو نے

دیکھیں عبدالحیٔ تاباں کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۳۔ گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں

لو لاك لما خلقت الا فلاك۔ (۶۹)

اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو (بھی) پیدا نہ کرتا۔

۴۔ دیا ہے علم اگر تو نے تو ساتھ اس کے عمل بھی ہو
کہ شرح لیس للانسانِ الاماسعیٰ کردے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذامات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلث، صدقة جارية اوعلم ينتفع به او ولد صالح يدعواله۔ (۷۰)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزوں کا (سلسلہ جاری رہتا ہے)، ا۔ صدقہ جاریہ، ۲۔ وہ علم جس سے نفع حاصل کیا

جائے، ۳۔یا صالح اولاد جو اس (میت) کی لئے دعا کرے۔

۵۔ عرب کے واسطے رحمت، عجم کے واسطے رحمت   وہ آیا لیکن آیا رحمۃ للعالمین ہو کر

دیکھیں میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی احادیث۔

۶۔ دنیا میں رحمت دوجہاں اور کون ہے؟   جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہیں تو ہو

دیکھیں میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی احادیث۔

۷۔ جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا   وہ رہ نوردِ جلوۂ اسریٰ تمہیں ہو

دیکھیں میر اثر کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۸۔ کون و مکاں سے آج تک اس کا جلوہ سمیٹا جانہ سکا
ایک فقط انساں ہی کا ہے سینہ جس میں یہ نور سمایا ہے

حدیث قدسی: **لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبد مومن** (۷۱)

زمین و آسماں بھی مجھے نہیں سمو سکتے۔ لیکن مومن کا دل مجھے سمو لیتا ہے۔

۹۔ ان ھوالا وحی یوحیٰ جن کی شان میں آیا ہے
رحمت عالم ہو کے اک امی اس مکتوب کو لایا ہے

دیکھیں دوسرے مصرع کے لئے پر اثر کے شعر ۲ کی احادیث۔

۱۰۔ ان الباطل کان زہو قا کہہ کے دیا ہے حق کو فروغ
پڑھ کے یہ افسوں منہ کے بل اس نے لات و ہبل کو گرایا ہے

حضرت ابن مسعودؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (کعبہ میں) داخل ہوئے اس زمانے میں کعبہ کے گرداگرد ۳۶۰ بت تھے۔ اس وقت دست مبارک میں لکڑی تھی، آپ اس لکڑی کی نوک سے ہر بت کو کچوکا دیتے جارہے تھے اور فرماتے جارہے تھے:

جاء الحق وزھق الباطل وما یبدی الباطل و مایعید۔ (۷۲)

۱۱۔ جاء الحق وزہق الباطل اس کی زباں پر آتے ہی   کفر کے برزخ سر بفلک پر پرچم دیں لہرایا ہے

دیکھیں پچھلے شعر کی حدیث۔

۱۲۔ مسجدوں میں غلغلہ ہے رتل القرآن کا   شور افسانوں میں ہے داؤد کے الحان کا

عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقال لصاحب القرآن اقرا وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلك عند آخر آیة تقرأها۔ (۷۳)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا پڑھ اور ترقی کر اور ترتیل کر۔ تیسری منزل اس آخری آیت کے پاس ہے جو تو پڑھتا ہے۔

لحن داؤدی کا ذکر ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے۔

ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ البتہ تجھ کو بانسری دی گئی ہے، داؤد کی بانسریوں سے۔ پھر فرمایا کہ تیری آواز ایسی دل کش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے۔ (۷۴)

۱۳۔ چاند سے سیکھوں کہ ہے اوسطہا خیر الامور بدر کیوں گھٹتا اگر پہلے ہی رہتا ناتمام

ہر معاملے میں درمیانی راستہ اختیار کرنا چاہئے، جیسا کہ حدیث میں ہے خیر الامور اوسطہا، ہر کام میں بہتر اس کا درمیان ہے۔ (۷۵)

۱۴۔ بھرا کوزے میں دجلہ یوں آپ نے قل امنت باللہ ثم استقاموا

عن سفیان بن عبداللّٰہ، الثقفی قال یا رسول اللّٰہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسئل عنه احداً بعدك وفی روایة غیرك قال قال امنت باللّٰہ ثم استقم۔ (۷۶)

سفیان بن عبداللہ الثقفیؓ نے خدمت گرامی میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے سلسلے میں مجھے کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ حضور ﷺ کے بعد مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے اور ارشاد فرمایا کہو آمنت باللہ (میں اللہ پر ایمان لایا) پھر استقامت رکھو (یعنی اس پر جمے رہو یا سیدھی چال چلتے رہو)۔

۱۵۔ آدمی پیدا ہوا آزاد ماں کے پیٹ سے کب سے تم لوگوں نے سمجھا ہے غلام آزاد کو

یعنی ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو سالم سرشت لے کر آتا ہے اس کی طبیعت قبول حق کے

لئے تیار ہوتی ہے۔ اگر اس پر بیرونی اثر نہ ڈالا جائے تو وہ اپنی سلامتی پر قائم رہتی ہے کیونکہ سادہ عقل اور سالم فہم کے اندر دین اسلام مرکوز ہے۔ اب کسی بیرونی وجہ مثلاً ماں باپ کی پیروی یا کسی دوسرے سبب سے تبدیلی آتی ہے تو اس کی سلامتی (یعنی فطرت) زائل ہو جاتی ہے۔

حدیث میں ہے:

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن مولود الايولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه۔ (۷۷)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر بچہ فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

احمد حسین امجد حیدر آبادی (دکنی) ﴿م ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء﴾

۱۔ غم سے ترے اپنا دل نہ کیوں شاد کروں جب تو سنتا ہے کیوں نہ فریاد کروں
میں یاد کروں تو، تو مجھے یاد کرے تو یاد کرے تو میں نہ کیوں یاد کروں

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جیسا میرے ساتھ اعتقاد رکھتا ہے میں اس سے اسی طرح پیش آتا ہوں اور وہ جب مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس کی مجلس سے اچھی مجلس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف بالشت بھر آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر ایک ہاتھ میری طرف چلتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف چلتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔ (۷۸)

۲۔ ضائع فرما نہ سر فروشی کو مری مٹی میں ملا نہ گرم جوشی کو مری
آیا ہوں کفن پہن کے اے رب غفور دھبا نہ لگے سپید پوشی کو مری

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ بندے کو اپنے قریب بلوا کر اس پر اپنا ہاتھ

رکھے گا اور مخلوق سے چھپا کر اس کے سامنے اس کا اعمالنامہ لا کر فرمائے گا اپنا اعمالنامہ پڑھ۔ حسب الحکم بندہ پڑھے گا اور نیکی کو لکھا دیکھ کر اس کا چہرہ چمک جائے گا اور دل خوش ہوگا، اللہ فرمائے گا میرے بندے کیا تو اس کو پہچانتا ہے بندہ عرض کرے گا ہاں پروردگار پہچانتا ہوں اللہ فرمائے گا میں نے تیری نیکی قبول کی، بندہ فوراً سجدے میں گر پڑے گا، اللہ فرمائے گا اپنا سر اٹھا اور اپنے اعمالنامے کو (اور آگے) پڑھ۔ حسب الحکم بندہ پڑھے گا اور بدی لکھی دیکھ کر اس کا چہرہ سیاہ اور دل خوف زدہ ہو جائے گا، اللہ فرمائے گا میرے بندے کیا تو اس کو پہچانتا ہے بندہ عرض کرے گا ہاں میرے رب پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا میں تجھ سے زیادہ اس کو جانتا ہوں مگر میں نے تجھے یہ گناہ معاف کیا۔ اس طرح بندہ پڑھتا جائے گا نیکی کو پڑھے گا اور اللہ کی طرف سے قبول ہونے کا فرمان سن کر سجدے کرے گا اور بدی کو پڑھے گا اور معافی کا حکم سن کر سجدے کرے گا مخلوق کو (کچھ معلوم نہ ہوگا کہ واقعہ کیا گزر رہا ہے فقط) اس کا سجدے کرنا دکھائی دے گا اسی لئے بعض لوگ آپس میں چپکے چپکے کہیں گے بشارت ہو اس بندے کو جس نے کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی کسی کو معلوم نہ ہوگا کہ اللہ کا اور اس کا کیا معاملہ گزرا۔ (۷۹)

۳۔ ہر چیز مسبب سبب سے مانگو منت سے خوشامد سے، ادب سے مانگو
کیوں غیر کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہو بندے ہو اگر رب کے تو رب سے مانگو
دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۴ کی حدیث۔

۴۔ خوں روتا ہو ملبد آپ کو دیکھا نہیں جس گھڑی پیوستہ حضرتؐ کے حنا تھی میں نہ تھا

عن ابن عمر قال لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملبدا۔ (۸۰)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے سر کے بالوں پر لیپ کیا ہوا تھا۔ (یعنی خضاب مہندی کا)

حواشی و حوالہ جات

۱۔ انتخاب صحاح ستہ، ص ۵۲،

۲۔ ایضاً، ص ۸۳،

۳۔ بخاری، ۹/۱۳۱، دارالفکر، کشف الخفا، ۱/۱۱۹، مکتبہ دارالتراث،

۴۔ انتخاب صحاح ستہ، ص ۹۲،

۵۔ ایضاً، ص ۹۴

۶۔ ایضاً، ص ۱۰۰

۷۔ ایضاً، ص ۱۱۴

۸۔ ایضاً، ص ۱۴۲

۹۔ ایضاً، ص ۱۶۲

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۶۳

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۸۶

۱۲۔ ایضاً، ص ۱۹۳

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۹۸

۱۴۔ ایضاً، ص ۲۰۸

۱۵۔ بخاری، ۸/۱۳۴، دارالفکر،

۱۶۔ انتخاب صحاح ستہ، ص ۲۴۸،

۱۷۔ کشف الخفا، ۱/۳۱۴، مکتبہ دارالتراث

۱۸۔ ایضاً، ۱/۱۷۷، مکتبہ دارالتراث،

۱۹۔ مسند احمد، ۵/۱۷، بیروت، ۱۹۹۳ء

۲۰۔ ایضاً، ۶/۵۳۵، بیروت ۱۹۹۳ء،

۲۱۔ ترمذی حدیث ۲۵۰۱، مصطفی الحلبی،

۲۲۔ کشف الخفا، ۱/۱۶۷، مکتبہ دارالتراث،

۲۳۔ مسند احمد، ۳/۱۹۳، حدیث ۹۴۴۷، بیروت ۱۹۹۳ء

۲۴۔ اتحاف، ۵/۴۱۴، ۸/۱۲۲، تصویر بیروت،

۲۵۔ کشف الخفا، ۱/۲۷۴، مکتبہ دارالتراث،

۲۶۔ شرح السنہ، ۱۴/۲۶۹، المکتب الاسلامی،

۲۷۔ مسند احمد، ۷/۵۷، حدیث، ۵۷۰، بیروت ۱۹۹۳ء

۲۸۔ ایضاً، ۵/۴۸۵، حدیث ۱۸۷۲۴، بیروت ۱۹۹۳ء

۲۹۔ ایضاً، ۳/۲۸۳، حدیث ۱۰۰۵۳، بیروت ۱۹۹۳ء

۳۰۔ ایضاً، ۷/۱۰، حدیث ۲۳۳۱۲، بیروت ۱۹۹۳ء

۳۱۔ کشف الخفا، ۱/۲۹۹، مکتبہ دارالتراث،

۳۲۔ تفسیر قرطبی، ۲/۱۳۱، دارالکتب المصریہ،

۳۳۔ الطبقات لکبریٰ، ۱، ۲/۹۳، التحریر،

۳۴۔ الترغیب والترہیب، ۴/۱۷۴،

مصطفیٰ الحلبی،

۳۵۔ اتحاف، ۵/۷۸، ۹/۵۳۹، تصویر بیروت،

۳۶۔ دارمی،

۳۷۔ معارف القرآن ۲/۱۰۲، کراچی،

۳۸۔ مسند احمد، ۱/۶۲۵، حدیث ۳۵۸۳، بیروت ۱۹۹۳ء

۳۹۔ ترمذی، حدیث ۲۵۸۵، مصطفیٰ الحلبی،

۴۰۔ تفسیر مظہری، سورۃ البقرہ، ص ۱۱۷، کوئٹہ،

۴۱۔ اردو میں قرآن اور حدیث کے محاورات، ص ۵۷، اسلام آباد،

۴۲۔ کشف الخفاء، ۲/۳۹۰، مکتبہ دارالتراث،

۴۳۔ شرح السنہ ۱۳/۲۰۱، المکتب الاسلامی،

۴۴۔ مسند احمد، ۳/۱۳۴، حدیث ۷۷۹۰، بیروت ۱۹۹۳ء،

۴۵۔ ایضاً، ۴۰۲، حدیث ۱۰۷۹۰، بیروت ۱۹۹۳ء

۴۶۔ تفسیر ابن کثیر، ۷/۴۷۴، الشعب،

۴۷۔ تفسیر مظہری، سورۃ الدہر، ص ۱۵۶، کوئٹہ،

۴۸۔ ایضاً، سورۃ المزمل، کوئٹہ،

۴۹۔ ترمذی، ۲/۱۳۸، ابواب التفسیر، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی،

۵۰۔ مسند احمد، ۴/۱۷، حدیث ۱۲۴۰۳، بیروت،

۵۱۔ ایضاً، ۳/۵۸۱، حدیث ۱۱۸۸۴، بیروت ۱۹۹۳ء

۵۲۔ شعب الایمان، ۲/۱۴، حدیث ۱۰۳۳، بیروت ۱۹۹۰ء

۵۳۔ کشف الخفاء، ۱/۲۵، ۳۰۴، مکتبہ دارالتراث،

۵۴۔ ایضاً، ۲/۲۳۲،

۵۵۔ مسند احمد/ ۱۴۶، حدیث ۶۹۹، بیروت ۱۹۹۳ء

۵۶۔ اتحاف السادۃ المتقین، ۲/۲۷۱، تصویر بیروت،

۵۷۔ مسند احمد، ۵/۵۳۹، حدیث ۱۹۰۴۴، بیروت ۱۹۹۳ء

۵۸۔ مسند احمد، ۵/۱۶۴، حدیث ۱۷۰۱۷،

۵۹۔ کشف الخفاء، ۲/۵۲۸، مکتبہ دارالتراث،

۶۰۔ مسلم، ۱۹۱، عیسیٰ الحلبی،

۶۱۔ مجمع الزوائد، ۱۰/۳۷۷، القدسی،

۶۲۔ تفسیر قرطبی، ۱۲/۲۷۷، دارالکتب المصریہ،

۶۳۔ تفسیر ابن کثیر، ۳/۳۰۴، الشعب،

۶۴۔ تفسیر مظہری، سورۃ البقرۃ، ص ۱۵۲، کوئٹہ،
۶۵۔ سنن ابوداؤد، ۱/ ۲۱۱، کراچی،
۶۶۔ ترمذی، ۲/ ۱۳۸، ابواب التفسیر کراچی،
۶۷۔ کشف الخفا، ۲/ ۲۱۸، مکتبہ دارالتراث،
۶۸۔ اتحاف، ۲/ ۴۰، تصویر بیروت،
۶۹۔ کشف الخفا، ۲/ ۲۳۲، مکتبہ دارالتراث،
۷۰۔ مسند احمد، ۳/ ۶۵، حدیث ۸۶۲۷، بیروت، ۱۹۹۳ء
۷۱۔ اردو شاعری میں احادیث کی تلمیحات از صفیہ خان، ص ۱۶۶، حیدر آباد،
۷۲۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی،
۷۳۔ ترمذی، حدیث ۲۹۱۴، مصطفیٰ الحلبی،
۷۴۔ بخاری و مسلم،
۷۵۔ کشف الخفا، ۱/ ۴۶۵،
۷۶۔ مسند احمد، ۴/ ۴۲۱، حدیث ۱۴۹۹۰، بیروت ۱۹۹۳ء
۷۷۔ بخاری، ۲/ ۱۱۸، ۶/ ۱۴۳، دارالفکر،
۷۸۔ تفسیر مظہری عربی، سورۃ البقرہ، ص ۱۵۰، حافظ کتب خانہ، کوئٹہ،
۷۹۔ السنہ لابن ابی عاصم، ۱/ ۲۶۸، المکتب الاسلامی،
۸۰۔ مسند احمد، ۲/ ۲۷۲، حدیث ۵۹۹۱، بیروت ۱۹۹۳ء

دینی مدارس کا نصاب و نظام
تعلیم اور عصری تقاضے

دینی مدارس کے نظام اور نصاب تعلیم سے متعلق علما مشائخ، جید اساتذہ، ماہرین تعلیم اور پروفیسرز حضرات کے نقطہ ہائے نظر پر مشتمل مقالات کا انسائیکلوپیڈیا

ترتیب و تدوین

پروفیسر ڈاکٹر مولانا حافظ حقانی میاں قادری

ناشر

مکتبہ رحمانیہ، اقرا سینٹر، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور